السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس سعادت وشقاوت کے معنی کو واضح طور پر معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ جسے اللہ تعالیٰ انسان کے لئے اس وقت لکھ دیتا ہے جب وہ ابھی شکم مادر ہی میں ہوتا ہے نیز اس میں اور درج ذیل آیات میں کس طرح تطبیق ہوگی :

فَأَمّا مَن أَعطىٰ وَاتَّقىٰ ٥ وَصَدَّقَ بِالحُسنىٰ ٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِليُسرىٰ ٧ وَأَمّا مَن بَخِلَ وَاستَغنىٰ ٨ وَكَذَّبَ بِالحُسنىٰ ٩ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلعُسرىٰ ١٠ ... سورة الليل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ سعادت اور شقاوت جسے اللہ تعالیٰ انسان کے لئے اس وقت لکھتا ہے جب وہ شکم مادر میں ہوتا ہے ۔ اسے تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل بھی لکھا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے کہ :

ن اللہ سبحانہ وتعالیٰ حین خلق القلم قال لہ اکتب قال رب وماذا اکتب؟ قال اکتب ما ہو کائن فجري في تلک الساعة بما ہو کائن الی یوم القیامة (سنن ابی داود... ترمذي)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب قلم کو پیدا فرمایا تو اس سے کہا لکھ! قلم نے عرض کیا : ''اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ '' اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ ہونے والا ہے ۔ اسے لکھ دے تو قلم نے اسی وقت وہ سب کچھ لکھ دیا جو قیامت تک ہونے والا تھا۔ ''

قلم نے جو کچھ لکھا اس میں انسانوں کی سعادت وشقاوت (کا بیان) بھی ہے ۔ اور یہ ارشاد باری تعالیٰ:

فَأَمّا مَن أَعطىٰ وَاتَّقىٰ ٥ وَصَدَّقَ بِالحُسنىٰ ٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِليُسرىٰ ٧ وَأَمّا مَن بَخِلَ وَاستَغنىٰ ٨ وَكَذَّبَ بِالحُسنىٰ ٩ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلعُسرىٰ ١٠ ... سورة الليل

''تو جس نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا اور پرہیز گاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے ۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے ۔ ''

کیونکہ بندے کا یہ فعل سعادت یا شقاوت کا سبب بنتا ہے ۔ بندے پر فرض ہے کہ اسے ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے ۔ یعنی اس کے حکم کی اطاعت بجا لائے ۔ نہی سے اجتناب کرے ۔ خیر کی تصدیق کرے ۔ بخل واستغناء اور اللہ تعالیٰ کی خبر کی تکذیب سے باز رہے ۔ نبی کریم ﷺ نے جب حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے سامنے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جنت یا جہنم میں جگہ کو لکھ رکھا ہے ۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا : ''یا رسول اللہ '' کیا اس تحریر پر توکل کرتے ہوئے ہم عمل کرنا چھوڑ نہ دیں؟ '' تو آپ ﷺ نے فرمایا :

اعملوا فکل میسر لما خلق لہ (صحیح بخاري)

''عمل کرو! ہر ایک کے لئے اسے آسان کر دیا جائے گا۔ جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے ۔ '' پھر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا آیات کی تلاوت فرمائی ۔

جب انسان کو توفیق ملے وہ سلامتی کی روش کو اختیار کرے امر کو بجا لائے نہی کو ترک کر دے جس کی تصدیق فرض ہے ۔ اس کی تصدیق کرے تو اسے آسانی کی توفیق میسر آجائے گی ۔ اور یہ اس بات کی دلیل اور عنوان ہوگی کہ وہ اہل سعادت میں سے ہے ۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ۔ اہل سعادت کو اہل سعادت کے سے عملوں کی توفیق مل جاتی ہے اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ شقی ہے ۔ ۔ ۔ والعیاذ باللہ ۔ ۔ ۔ کیونکہ اس کے لئے اہل شقاوت کے عمل کو آسان بنا دیا گیا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم